انگلینڈ کی سرزمین پر منعقدہ

الفرید کانفرنس

صدارتی خطبہ

از

سید السالکین ضیاء العارفین فرید العصر
الشیخ ابو الخیر منظور احمد شاہ صاحب
بانی و شیخ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال



مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساہیوال
Ph:040-4466685 www.jamiafaridia.org.pk

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ و حدہ والصلوۃ والسّلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم قال رسول اللّٰہ ﷺ" اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَن لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ "

حضرات محترم! آپ کی اس محبت بھری محفل میں شامل ہو کر بے پناہ مسرت محسوس کر رہا ہوں۔اس کانفرنس کا انعقاد میری تمنا تھی۔ میری اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے قدرت نے میرے عزیزان گرامی مولانا نیاز احمد نیازی، مولانا محمد رمضان فریدی اوران کے دوست علماء کے دلوں میں کانفرنس کے انعقاد کا جذبہ پیدا کر دیا اوران علماء نے بزم فرید کی تشکیل کی، شکر ہے میری تمنا پوری ہوئی۔

میری طلب بھی ان کے کرم کا صدقہ ہے

قدم یہ اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

علماء کی تقاریر سے متاثر ہوا ہوں، اتنے خطابات کے بعد ضرورت تو نہ تھی، تاہم اراکین بزم کی خواہش پر چند باتیں عرض کرتا ہوں کہ دربار فرید میں حاضری لگ جائے۔پہلی بات تو یہ ذہن میں رہے تمام سلاسل روحانیہ، چشتیہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ آفتاب نبوت کی ضیاء پاشیوں سے منور ہیں۔ میرے نزدیک یہ تمام سلاسل دائیں آنکھ ہیں بائیں کوئی بھی نہیں، مختلف سلاسل سے تعلق رکھنے والے علماء و مشائخ شریک محفل ہیں ان کا آنا بتاتا ہے حضرت بابا فرید الدین علیہ الرحمہ تنہا میرے ہی بابا نہیں ان کے بھی ہیں کہ انہیں خراج تحسین پیش کرنے آئے ہیں۔حضرات علماء کرام سے عرض کرتا ہوں وہ اس ملک میں زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کر کے اپنے کو صوفیا کے نمائندے ثابت کریں۔علماء یہ بات ذہن سے نکال دیں کہ وہ خود یہاں آئے ہیں۔نہیں وہ سلطنت الٰہیہ کے سفیر ہیں اورانہیں اسلام کی خدمت کیلئے بھیجا گیا ہے۔میں نے مختصر خطبہ میں یہ ارشاد پڑھا ہے" محبت سے محروم کا ایمان نہیں"

اس حدیث محبت کا صحیح مصداق صوفیاء ہیں جنہوں نے پیار و محبت سے تبلیغ اسلام میں اہم کام کیا اور اسلام ہم تک پہنچا۔

اسلام اور صوفیاء

☆ حضرات محترم! اسلام کو صوفیاء کو اسلام سے انتہائی گہرا اور مضبوط رابطہ ہے جو ٹوٹنے والا نہیں جب کبھی اسلام پر کوئی آڑہ وقت آیا تو صوفیاء نے پہلی دفاعی لائن کا کام دیا۔ صوفیاء کا مسلک تصوف اسلام کی روح اور ایمان کی جان ہے۔ مغربی ممالک اور روس و چین میں جس تحریک نے انقلاب پیدا کیا وہ صوفیاء کے نظریات ہی ہیں جو عین اسلام کے داعی ہیں۔ دہریہ ملکوں میں بھی روحانیت اسلام کے شوق کی لہر دوڑ گئی، بڑے بڑے سائنسدان طاقت ور کیمروں کے ذریعہ انسانی روح کے فوٹو لینے میں مصروف ہیں، امریکہ کے ایک مشہور ڈاکٹر البرٹ مون کہتے ہیں آج تک جسمانی الیکٹرانکس پر کام کرنا چاہئے۔

☆ حضرات محترم! برصغیر میں برائی، بے حیائی کفر و شرک کے ہزاروں فٹ اونچے سیلاب کو صوفیاء نے توحید و رسالت کی محبت کے بند سے ہی روکا تھا۔ ارشاد خداوندی "والذین امنوا اشد حبا للّٰہ (البقرہ 2:165) جو لوگ ایماندار ہیں انہیں اللہ تعالی سے شدید محبت ہے۔ اس آیہ کریمہ کا حقیقی مصداق یہی طبقہ ہے جو رضاء الٰہی کیلئے سب کچھ چھوڑ کر غیر سے منہ موڑ کر اور ذات خداوندی سے رشتہ جوڑ کر زندگی گزارتا ہے اور عملی زندگی میں اسلام کی خدمت کرتا ہے۔ صحیح بخاری شریف کی وہ حدیث قدسی جس میں ذکر ہے "بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرا قرب حاصل کر لیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ کام کاج کرتا ہے، زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے" اس حدیث کا اولین اور

بہترین مصداق یہی طبقہ ہے۔

☆ بے چینی اور بے اطمینانی کے مہلک مرض سے بچ نکلنے کا نسخہ کیمیاء جو قرآن مقدس نے بیان فرمایا الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب (الرعد 28:13) آگاہ ہو جاؤ دلوں کا اطمینان وسکون خدا کی یاد میں ہی ہے۔اس نسخہ کو کائنات بھر میں عام کرنے اور اس کے استعمال کے طریق کار سے آگاہ کرنے اور استعمال کے دوران نقصان دہ اشیاء سے پرہیز بتانے والا طبقہ بھی اولیاء کا گروہ ہی ہے۔

☆ قرآن مقدس کے ارشاد گرامی و فی انفسکم افلا تبصرون (الذاریات 21:51) (تمہارے اندر ہے دیکھتے کیوں نہیں) کے راز کو پایا ہے تو اسی طبقہ نے ہی پایا ہے۔

☆ ارشاد ربانی فاذکرو اللّٰہ قیاما و قعودا و علی جنوبکم (النساء 103:4) اللہ تعالی کو یاد کرو کھڑے، بیٹھے، لیٹے (ہر حالت میں) اس آیہ مبارک کی عملی تفسیر یہی گروہ اولیاء ہے۔

☆ ارشاد باری تعالی یذکرون اللّٰہ قیاما و قعودا وعلی جنوبھم (ال عمران 191:3) (جو خدا تعالی کو اٹھتے بیٹھتے لیٹے یاد کرتے ہیں) کا صحیح مفہوم انہیں کے وجود مسعود سے کھلتا ہے۔

☆ قرآن مقدس کے ارشادات تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا و طمعا (السجدہ 16:32) (جن کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ رہتے ہیں اور وہ خوف وامید کے ساتھ اپنے رب کو پکارتے ہیں) دوسری جگہ پر اسی گروہ کا ذکر اس طرح ہے۔تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوان ۔(الفتح 29:48) (تم انہیں دیکھو گے رکوع میں جھکے ہوئے اور سجدہ میں پڑے ہوئے خدا کے فضل اور خوشنودی کو تلاش کرتے ہیں)

☆ ارشادات خداوندی و نحن اقرب الیہ من حبل الورید (ق 16:50) (اور ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں) وھو معکم اینما کنتم (الحدید 4/57)

(اللہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی ہو) ان آیات کریمہ کی تہہ تک پہنچ کر خلق خدا کی اصلاح کا سبب بننے والا بھی یہی گروہ ہے۔ یہ صوفیاء کا طبقہ ہی ہے جنہوں نے اپنی پوری زندگی میں ارشاد ربانی ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ۔(بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت سبھی کچھ اللہ رب العالمین کیلئے ہے) کا نعرہ حق تازیست بلند کئے رکھا۔ مغرور متکبر معاند و سرکش سلاطین کی ظالمانہ کاروائیاں انہیں اپنے مؤقف حق سے ہٹا نہ سکیں۔

☆ حضور سید عالم ﷺ کے ارشادات گرامی الصلوۃ معراج المومنین (نماز مومن کی معراج ہے) صل کانك تراہ (ایسے نماز پڑھ گویا اسے دیکھ رہا ہے۔) ان ارشادات گرامی کی حقیقت کو ہم جیسے لوگ کیا جانیں۔ صوفیاء کرام نے ہی اس سے پردہ اٹھایا ہے، سرخیل عاشقاں، سلطان الہند نائب رسول ﷺ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آنکس کہ در نماز نبیند جمال دوست | فتویٰ ہمی دھم کہ نماز او قضا کند

جو شخص نماز پڑھے جمال یار سے محروم رہتا ہے، ہم کہتے ہیں وہ نماز دوبارہ پڑھے۔

☆ اسی خاندان ولایت کا عظیم فرد، اولیاء کی عظمت، مشائخ کا وقار، صوفیوں کا سنگھار ،اغواث واقطاب کا مخدوم،، شیخ الاسلام والمسلمین حضرت بابا فریدالدین علیہ الرحمہ جن کا ذکر خیر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں آپ سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم راہنما ہیں۔

ہندوستان میں سلسلہ چشتیہ کی آمد

یوں تو برصغیر میں دیگر سلاسل، سلسلہ عالیہ قادریہ، سلسلہ عالیہ سہروردیہ، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بزرگان دین نے بے پناہ اسلامی خدمات انجام دیں۔ مگر برصغیر میں جو

اس سلسلہ نے فروغ حاصل کیا وہ واضح ہے۔تاریخ کے آئینہ میں پتہ چلتا ہے کہ برصغیر میں اس سلسلہ کی آمد بہت پہلے ہے۔حضرت مولانا جامی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب نفحات الانس میں لکھا ہے۔محمد بن قاسم کی فتوحات کے بعد جب محمود غزنوی کا لشکر ۴۱۵ھ میں سومنات پر حملہ آور ہوا تو اس لشکر میں ایک صوفی مجاہد خواجہ ابو محترم چشتی بھی تھے جن کی نیم شبی دعاؤں نے غزنوی لشکر کو سہارا دیا۔اس واقعہ کو کپتان واحد بخش سیال نے اپنی کتاب ''مقام گنج شکر'' میں بھی نقل کیا ہے۔اس تاریخی واقعہ سے ہندوستان میں سلسلہ کی آمد کا اشارہ ملتا ہے۔البتہ اس پودے کو باقاعدہ لگانے ،آبیاری کرنے ،اسے پروان چڑھانے ،بارآور کرنے اور پھر اس ثمر بہشت کو دنیا میں تقسیم کرنے کا سہرا سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی علیہ الرحمہ کے سر ہے۔

خاندانی ولی

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ کے آباؤ اجداد بھی ولی اللہ گذرے ہیں ۔آپ کے دادا قاضی شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے زبردست عالم باعمل،صوفی، متقی،اور مفتی تھے۔آپ کا نام صاحب کرامات بزرگوں میں شامل ہے۔آپ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادہ حضرت جمال الدین سلیمان نے آپ کی مسند سنبھالی اور قاضی کے عہد پر جائز ہوئے۔آپ علم وفضل بزرگی کمالات میں اپنے والد گرامی حضرت شعیب کی مکمل تصوری تھے۔عدل و انصاف زہد و اتقاء میں اپنی مثال آپ تھے،آپ کی شادی وقت کے بہت بڑے صوفی عالم صاحب کرامات بزرک مولانا وجیہہ الدین کی بیٹی بی بی قرسم خاتون سے ہوئی (جن سے شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین علیہ الرحمہ پیدا ہوئے) یہ خاتون اپنے وقت کی رابعہ تھیں۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اخبار الاخیار

شریف میں لکھا ہے۔ والدہ فریدالدین بسے بزرگ مستجاب الدعوات بود ''فریدالدین کی ماں بہت بزرگ اور مقبول دعوات خاتون تھیں ۔ '' ایک رات بی بی صاحبہ مصروف عبادت تھیں کہ گھر میں چور داخل ہوا۔ مائی صاحبہ نے چور کو دیکھا تو وہ اندھا ہو گیا۔ اس نے مائی صاحبہ سے معافی مانگی۔ چوری نہ کرنے کا عہد کیا تو آپ نے اس کافر چور کے حق میں دعا کی تو وہ بینا ہو گیا اور مسلمان ہوا۔ اب اندازہ کریں جس کی ماں ولیہ کاملہ، باپ ولی کامل، نانا ،دادا اولیاء کاملین ہوں تو بچہ یقیناً ''ولیوں کا ولی'' ہوگا۔

مرادِ شیخ

شیخ الاسلام حضرت بابا فریدالدین علیہ الرحمہ، قیوم زماں، قطب دوراں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ کے مرید ہی نہیں مراد بھی ہیں۔ خواجہ قطب الدین علیہ الرحمہ کسی ایسے پاکیزہ نفس فرد کی تلاش میں تھے۔ جسے نوازیں، بلندیوں تک پہنچائیں اور امین و وارث بنائیں۔ ایک موقعہ پر اجمیر شریف جاتے ہوئے ملتان شریف کی ایک مسجد میں خواجہ قطب الدین علیہ الرحمہ کا ورود ہوا۔ جہاں صحن مسجد میں حضرت باباجی کتاب ''نافع'' کے مطالعہ میں مصروف تھے۔ خواجہ قطب پاک کی دوررس نگاہ نے انتخاب کر لیا اور پوچھا کیا پڑھ رہے ہو؟ عرض کی کتاب '' نافع '' آپ نے فرمایا انشاءاللہ نافع ہی ہوگی۔ بس اس محبت بھری گفتگو اور عارفانہ ترچھی نگاہ نے حضرت بابا صاحب کا دل موہ لیا اور بے ساختہ کہا۔ '' مژدہ اے دل کے مسیحا نفسے می آید '' اے دل تجھے مبارک ہو تجھے تیرا مسیحا مل گیا۔ اور پھر حضور قطب پاک سے عرض کی '' نفع من از نظر شما سعادت بخش خواہد '' حضور مجھے نفع تو آپ کی محبت بھری نگاہ سے ہی حاصل ہوگا۔ بس نیازمندی کی گردن جھکا دی اور غلامی کی تمنا کی اور سفر میں ساتھ چلنے کی درخواست کی۔ حضرت خواجہ قطب نے شرف

غلامی سے نوازا مگر ساتھ چلنے کی درخواست کے جواب میں فرمایا۔ پہلے علم پورا کرو پھر دوسرا کام۔ کہ بے علم زاہد شیطان کا جال ہے۔ حضرت بابا صاحب نے اپنے شیخ قطب کے حضور عرض کی۔

مقبول تو یافت سند جاوید   وز لطف تو ہیچ بندہ نومید نہ شد

عونت با کدام زرہ پیوست دمے   کاں ذرہ بہ از ہزار خورشید نہ شد

(ترجمہ) تیرے پسندیدہ کو مقبولیت کی سند مل گئی اور تیرے دربار سے کوئی شخص ناامید نہ گیا۔ جس ذرہ نے تیری مدد کی سعادت حاصل کرلی وہ ذرہ رشک آفتاب بن گیا۔

حسن ولائت

دہلی میں ہزاروں اہل اللہ جلوہ گر تھے ہر کسی کے گرد مخلوق خدا کا ہجوم رہتا اور وہ اپنی اپنی کرامات عبادات کے ذریعے سے متعارف تھے۔ حضرت بابا صاحب علیہ الرحمہ اپنی ہزاروں خوبیوں اور کمالات ظاہری باطنی کے ہوتے ہوئے بھی اپنے کو چھپائے رکھتے مگر آپ نے جس قدر اپنے آپ کو چھپایا اسی قدر چرچا ہوا۔ آپ کے حسن ولایت کا ذکر عربی کی اس رباعی میں ملتا ہے۔

البدر یطلع من فرید حبیبه   والشمس تغرب فی شقائق خده

ملك الجمال باسره فكانما   حسن العوالم كله من عنده

آپ کی پیشانی سے آسمان ولایت کا چاند ظاہر تھا آپ کے رخ انور میں آفتاب گم ہو جاتا تھا۔ وہ بادشاہ ہے اور ایسا حسین ہے کہ سارے جہاں ولایت کی خوبصورتی اس سے ہے۔

مجمع البحرین

شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین علیہ الرحمہ نے اپنے پیر حضرت خواجہ قطب

الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے دادا پیر سلطان الہند نائب رسول (ﷺ) حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں سے بہ یک وقت فیض لیا۔ ایک مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے روحانی بیٹے خواجہ قطب الدین بختیار کا کی علیہ الرحمہ کو شرف میز بانی بخشا۔ آپ دہلی آئے اور حضرت خواجہ قطب پاک سے فرمایا کہ فریدالدین کو کب تک مجاہدات کی بھٹی میں رکھو گے۔ اسے جو کچھ دینا ہے دے دو۔ خواجہ قطب عرض کرتے ہیں حضور آپ کے ہوتے میری کیا مجال ہے۔ تو حضور خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ نے فرمایا چلو ہم خود اس کے چلہ کی طرف چلتے ہیں۔ چنانچہ دونوں بزرگ شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر علیہ الرحمہ کے بارہ میں خواجہ اجمیری نے فرمایا "فرید شمع است کہ از دو جہاں روشن گردا" فرید ایسی شمع ہے جس سے جہاں روشن ہوگا۔ چنانچہ دونوں باپ بیٹے نے مل کر فریدالدین کے حق میں دعا کی اور دیا جو دیا۔ اور شیخ الاسلام حضرت فریدالدین نے دونوں گہرے سمندروں اور ان کی موجوں کو اپنے اندر سمو دیا۔ اسی لئے مجمع البحرین کہلائے اس واقعہ کو صاحب سیر الاولیاء نے اس طرح قلمبند کیا۔

بخشش کونین از شیخین شد در باب تو ۔۔۔ بادشاہی یافتی زیں باشاہان جہاں

مملکت دنیا و دین گشتہ مسلم مرترا ۔۔۔ عالم کن گشتہ اقصائے تو اے شاہ جہاں

(ترجمہ): تو نے دو جہانوں کی نعمتیں دو بزرگوں سے حاصل کیں اور بادشاہوں سے بادشاہی پائی۔ دین و دنیا کی تمہیں بادشاہی ملی اور کائنات تمہاری جاگیر بن گئی۔

تبلیغی خدمات

شیخ الاسلام حضرت بابا فریدالدین علیہ الرحمہ نے اپنے علم و عمل سے جو دینی خدمات انجام دیں وہ بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ کے دور میں قرامطہ کی شدید شورش تھی۔

ان کی تحریک اسلامی نظریات سے کھلی بغاوت تھی۔

آپ نے اپنی سیاحت میں ہر جگہ اسلامی نظریات کو اجاگر کیا۔ دشمنان اسلام سے علم وعمل کی روشنی میں مکالمات جاری رکھے۔ خراسان، سیستان، چشت، بدخشاں، بغداد شریف، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس، کوفہ، بصرہ تک آپ کے علم وفضل، عمل و کمالات کی ہوا کے ٹھنڈے جھونکے پہنچے۔ بیت المقدس میں آج تک آپ کا چلہ خانہ موجود ہے۔ جوزادیہ فریدیہ کہلاتا ہے۔

شریعت کی پابندی

اسلام اور شریعت کی پابندی کے اصولوں پر گامزن رہنے کیلئے آپ نے پاک پتن شریف میں ادارہ فریدیہ قائم کیا جس کا اہتمام حضرت مولانا بدرالدین اسحاق علیہ الرحمہ کے سپرد فرمایا اس عظیم تربیت گاہ میں جہاں حقوق اللہ کی نگہداشت پر زور دیا جاتا وہاں حقوق العباد کے پہلو کو بھی شدت سے مدنظر رکھا جاتا ارکان اسلام کی پابندی پر خصوصی توجہ دی جاتی اور معمولی فروگذاشت پر بھی گرفت کی جاتی۔ حضور شیخ الاسلام بابا فریدالدین علیہ الرحمہ جب کسی سے بیعت لیتے تو فرماتے۔ " با حضرت عہد کردی کہ دست و پائے چشم خود نگہداری وبر نہج شریعت باشی " تو نے خدائے قدوس سے عہد کیا ہے کہ اپنے ہاتھ، پاؤں ،آنکھ کو برائی سے محفوظ رکھے گا اور شریعت کی راہ پر چلے گا۔

قرض سے اجتناب

شیخ الاسلام حضرت باباجی علیہ الرحمہ بلاوجہ قرض لینے سے منع فرماتے کیا خبر کب موت آجائے قرض رہ گیا تو وہ آخرت کا بوجھ ہوگا۔ پسماندگان سے کوئی دے گا یا نہیں۔ یہاں تک کہ معمولی سے معمولی قرض پر بھی گرفت فرماتے۔ ایک مرتبہ لنگر شریف میں نمک

ختم تھا۔ حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے نمک قرض لے کر لنگر میں ڈلوا دیا۔ دستر خوان لگا شیخ الاسلام نے لقمہ کھایا تو فرمایا لنگر میں تو نمک ختم تھا یہ کہاں سے آیا۔ عرض کی گئی حضور قرض لیا گیا ہے فرمایا "نظام الدین درویشاں برائے لذت نفس قرض نمیگرند اگر چہ بفاقہ بمیرند" نظام الدین درویش فاقہ سے مر کیوں نہ جائیں لذت نفس کیلئے قرض نہیں اُٹھاتے۔

مال جمع کرنے سے نفرت

شیخ الاسلام حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مال جمع کرنے سے بھی نفرت فرمائی کہ مال زبردست فتنہ ہے۔ صحیح خرچ ہو گیا تو درست، غلط خرچ ہوا تو وبال جان، قرآن حکیم نے مال جمع کرنے والے کو عذاب ویل سے متنبہ فرمایا جمع مالا و عددہ ایحسب ان مالہ اخلدہ (الھمزہ 104:3) "اس شخص کیلئے ویل ہے جس نے مال کو جمع کیا اور گن گن کے رکھا، گمان کرتا ہے اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا" مال کی محبت خدا سے دوری کا باعث بن جاتی ہے اور انسان اپنے اصلی مقصد حیات کو کھو بیٹھتا ہے۔ مستقبل کیلئے ذخیرہ اندوزی توکل علی اللہ میں کمی اور ملک میں اقتصادی بدحالی کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ ایک دن حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں نذرانہ کی رقم پہنچی۔ آپ نے وہ رقم حضرت مولانا سید بدرالدین اسحاق علیہ الرحمہ کو دے دی کہ فقراء میں تقسیم کر دیں حضرت مولانا بدر الدین علیہ الرحمہ کے تقسیم کرنے کے بعد کچھ حصہ بچا رہا کہ کل خرچ ہو جائے گا۔ حضرت بابا جی علیہ الرحمہ نے نماز شروع کی اور پھر اچانک نماز توڑ کر فرمایا مولانا نماز میں ذوق نہیں۔ عرض کی حضور رقم کا کچھ حصہ بچا پڑا ہے۔ فرمایا" جمع کردن مال شیوہ ما نیست بردید غرباء تقسیم بکنید" مال جمع کرنا ہم فقیروں کا شیوہ نہیں جاؤ غربا میں تقسیم کر دو۔

مقصد حیات

قرآن حکیم نے زندگی کے مقصد کوایک مقام پر اس طرح ارشاد فرمایا ہے، وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون (الذاریات 56:51) جنوں انسانوں کی تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ وہ رب کی بندگی کریں۔ دوسرے مقام پر اسی عنوان کا ذکر اس طرح ملتا ہے۔ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت سبھی اللہ رب العالمین کیلئے ہے۔ آپ نے بھی زندگی بھر اسلام کے اس اصول کو اپنایا اور لوگوں کو سکھایا۔ آپ معتقدین و متوسلین سے فرمایا کرے تھے " حیات است کہ درویش بذکر حق مشغول باشد " زندگی وہ ہے جو یاد الٰہی میں گذرے۔

عشق ومحبت

حضرت بابا صاحب کی یاد مصطفےٰ ﷺ میں زندگی گذرنے کا واقعہ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمہ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ایک وقت انہیں حضرت شیخ الاسلام فریدالدین علیہ الرحمہ کی دربانی کا شرف ملا، حضرت باباجی علیہ الرحمہ پر رقت کا عالم طاری تھا وجد وکیف میں یہ رباعی پڑھتے پڑھتے اور روتے روتے رات گذر گئی رباعی یہ تھی۔

خواہم کہ درہوائے تو زیم | خاک شوم و بزیر پائے تو زیم
مقصود من بندہ زکونین توئی | از بہر تو میرم از برائے تو زیم

میری خواہش ہے تمام عمر آپ کی طلب میں بسر کروں خاک ہو جاؤں اور آپ کے قدموں کے نیچے زندگی گزار دوں۔ میرا مقصود تو دونوں جہان میں بس آپ ہی ہیں۔ میری موت بھی آپ کے لئے ہو اور زیست بھی، دوسرے لفظوں میں اس عشق ومحبت کے کیف کو اس طرح

بیان کردیا جائے تو حرج نہیں،

رہی عمر بھر جو انیس جاں وہ بس آرزوئے نبی رہی
کبھی درد بن کے چھپی رہی کبھی اشک بن کے رواں ہوئی

کیف وسرور عشق ومحبت کا یہ انداز قطب الاقطاب حضرت خواجہ بختیار کا کی کی سنت ہے۔ شیخ علی سجستانی کی خانقاہ پر احمد جام کی غزل کے اس شعر پر خواجہ قطب پاک کو بھی وجد ہوا۔

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زماں از غیب جاں دلگیر دیگر ست

تسلیم ورضا کے خنجر سے ذبح شدہ لوگوں کو ہر لمحہ غیب سے نئی حیات ملتی ہے۔ یہ وجدانی کیفیت مسلسل چار دن تک رہی، اسی وجد و کیف کے عالم میں وصال ہوا۔ عظیم روحانی بیٹے نے عظیم روحانی باپ کی سنت میں ساری رات بسر کردی تھی۔

درس عفوودرگذر

شیخ العالم حضرت بابا فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی معافی دینے اور چشم پوشی کرنے میں گزاردی۔ کسی طرف سے ظلم وستم ہونے پر آپ درگذر فرماتے اور یہی ضابطہ زندگی لوگوں کو بتاتے۔ ایک مرتبہ آپ کسی کی طرف سے دکھ پہنچانے پر بیمار ہوگئے صحت یاب ہونے پر خدام نے عرض کی حضور ظالم سے بدلہ کیوں نہ لے لیا جائے تو فرمایا ''چوں درحق من خدا تعالی صحت بخشید من بہ شکرانہ آں صحت عفو کردم '' جب اللہ تعالی نے مجھے صحت سے نواز لیا ہے تو میں نے بھی صحت کے شکرانہ میں اس شخص کو معاف کردیا ہے۔

ایک موقعہ پر ایک حکمران نے آپ کے بیٹے حضرت شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ کو سخت و درشت کہا، بیٹے نے اپنے والد گرامی حضرت بابا فریدالدین کو دکھ بھری داستان سنائی تو آپ نے فرمایا۔ '' جور و جفائے ایشاں بکشید کہ کشندہ غالب شود '' ان کے مظالم برداشت کرو، برداشت کرنے والا غالب ہوتا ہے۔ اجودھن (پاکپتن) کا حکمران مسلسل ۱۸ سال

تنگ کرتا رہا، آپ ہمیشہ صبر کرتے رہے، آپ ارشاد فرمایا کرتے تھے،

ہر کہ مارا یار نبود ایزد اورا   وانکہ مارا رنج بدید راحتش بسیار باد

ہر کہ او خارے نہد در راہ ما از دشمنی   بر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد

ترجمہ: جو ہمارا خیر خواہ نہیں خدا اس پر رحم فرمائے جو ہمیں تکلیف دے خدا اس پر رحم فرمائے، جو کوئی ہماری راہ میں کانٹے بچھاتا ہے۔ خدا کرے اس کی عمر کے باغ کا ہر پھول بے کانٹا ہو، آپ نے ہمیشہ عفوو درگذر کے باب میں اس ارشاد کی تبلیغ فرمائی ہے۔ صل من قطعك واعف عمن ظلمك و احسن الى من اساء اليك(۔ جو تجھ سے کٹ جاتا ہے۔ تو اس سے مل جا جو تجھ سے زیادتی کرے تو اسے معاف کرے جو تجھ سے برائی کرے تو اس سے اچھائی سے پیش آ۔

بدی را بدی سہل باشد جزا   اگر مروی احسن الی من اساء

گالی کا جواب گالی سے دینا آسان ہے اگر تو باہمت ہے تو برائی کا جواب اچھائی سے دے۔

بری صحبت سے نفرت

امام الواصلین حضرت بابا فرید الدین علیہ الرحمہ متوسلین و معتقدین کو ارکان اسلام کی پابندی برائی سے اجتناب کے ساتھ ساتھ بری صحبت سے بچنے کا بھی حکم فرمایا کرتے کہ نسخہ کے استعمال کے ساتھ صحت کیلئے مضر اشیاء سے پرہیز نہ کیا جائے تو کامیابی مشکل ہو جاتی ہے۔ آپ فرمایا کرے بری صحبت حقوق اللہ اور حقوق العباد کے تحفظ سے معذور کر دیتی ہے۔ تو بندہ خدائی حدیں توڑنے لگ جاتا ہے۔ آپ فرمایا کرتے متکبر دولت مند کی صحبت دل کو مردہ بنادیتی ہے۔ اور عاقبت خراب کر دیتی ہے۔ آپ اس باب میں ارشاد خداوندی یا ایھا الذین امنوا اتقو اللّٰہ و کونوا مع الصادقین (التوبہ 119:9) یمان والو خدا سے ڈرو اور سچوں کا ساتھ دو پر تبصرہ فرماتے ہوئے بری محفلوں سے الگ تھلگ رہنے پر زور دیا کرتے تھے۔

نوٹ: اگر معاشرہ میں اس طریق کار کو اپنایا جائے تو امن ہو سکتا ہے۔

رزق حلال

برہان العاشقین حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے ارشادات میں متوسلین کو حلال رزق کے حصول کی خصوصی تاکید فرمایا کرتے کہ حلال رزق سے باطن میں نور پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب نصیب ہوتا ہے۔ فرمایا کرتے حرام رزق بندے کو خدا سے دور کر دیتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کیلئے سخت رکاوٹ بن جاتا ہے۔ حضور سید عالم ﷺ نے حلال کھانے والوں کے بارہ میں فرمایا۔ من اکل حلالا اربعین ایاما یجری اللّٰہ تعالٰی علی لسانہ ینابیع الحکمۃ، جس نے چالیس دن تک حلال کھا کر ہمیشہ کیلئے حرام سے بچنے کی عادت بنالی اللہ تعالیٰ اس کی زبان پر حکمت و دانائی کے چشمے جاری کر دیتا ہے۔ اسی احتیاط کے پیش نظر حضرت بابا صاحب فرمایا کرتے تھے۔ "نان ہر کس مخور ہر کس رابدہ" ہر شخص کی روٹی نہ کھا تجھے کیا معلوم یہ لقمہ حلال ہے یا حرام ہر شخص کو روٹی کھلانے کی عادت پیدا کر۔

بے نیازی

مخدوم الاقطاب حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے متوسلین اور عقیدت مندوں کو امراء اور سلاطین سے بے نیازی کا درس بھی دیا کرتے تھے اور اس بے نیازی کو اپنے عمل سے ظاہر بھی فرمایا۔ سلطان ناصر الدین کا قاصد چار گاؤں کی جاگیر کا فرمان لے کر دربار فریدی میں حاضر ہوا اور یہ نذرانہ قبول کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے یہ فرما کر واپس کر دیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں فرمایا۔

شاہ مارا دیہہ دہد منت نہد　　　رازق مارزق بے منت دہد

بادشاہ ہمیں جاگیر دے کر احسان مند کرتا ہے اور ہمارا رازق بے احسان رزق عطا فرماتا ہے آپ کی تعلیمات کا ہی اثر تھا کہ برصغیر میں بسنے والی بہت سی اقوام وٹو، ڈوگر، کھرل، جٹ، راجپوت، جھکڑ کروڑوں کی تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

دریائے بے کنار ہے قطرہ فرید کا — ملتا نہیں کسی کو کنارہ فرید کا
جب تک سکون و گردش ارض و ملک ہے — بجتا رہے الٰہی نقارہ فرید کا

یورپ کی اسلام دشمنی

عزیزان گرامی محفل کے آخری لمحات میں اس عنوان سے ہٹ کر چند ایک باتیں عرض کروں گا۔ صوفیاء کرام کی محنتوں سے اسلام ہم تک پہنچا اب اس کی حفاظت بھی ہمارے ذمہ ہے۔ مغربی ممالک میں اسلام دشمنی عروج پر ہے کہ ان ممالک کو خطرہ ہے تو صرف اسلام سے اسلام کی برق رفتاری نے انہیں ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ قانون اسلام کے کٹہرے میں سبھی انسان برابر کے شریک نظر آتے ہیں۔ جبکہ یہ بات غیر مسلموں میں نہیں

☆ برطانیہ کے جھنڈے میں سکاٹ لینڈ ائیر لینڈ شامل ہیں مگر ان کا وزیر اعظم نہیں بن سکتا

☆ برطانیہ میں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک فرقے ہیں۔ مگر کیتھولک کو وزارت عظمیٰ نہیں مل سکتی۔ عیسائیوں میں کوئی دیسی عیسائی پوپ نہیں بن سکتا، مگر اسلام میں بلال حبشی بھی آقا ہے اور صہیب رومی بھی۔

☆ یورپین ممالک نے اسلام دشمنی کیلئے کئی حربے اختیار کر رکھے ہیں معاشی طور تنگ کیا جا رہا ہے۔ عراق اور لیبیا کی مثالیں آپ کے سامنے ہیں ان ممالک کا اپنے تین پر بھی کنٹرول نہیں۔ بچوں کیلئے دودھ تک نہیں۔ اقوام متحدہ مسلمانوں کا قاتل ادارہ ہے۔

☆ بوسنیا، چیچنیا، صومالیہ، فلسطین، کشمیر میں مظالم انتہا کو ہیں، یہ بھی مسلمان ہیں۔ پوری دنیا میں غیر مسلم ریاست بتائیں جو ایسے مظالم گرفتار ہے؟

☆ مخرب اخلاق لٹریچر شائع کر کے مسلمانوں کی نئی نسل کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔

۱۹۹۵ء میں امریکہ نے اس کام پر دو ہزر ملین ڈالر خرچ کئے۔(ایک ملین دس لاکھ کا ہوتا ہے

☆ یہودی لابی مسلمانوں پر مسلط کر دی گئی ہے۔ برطانیہ میں بڑی اقلیت ہم ہیں مگر مقبولیت یہود کی ہے۔ بات انہیں کی سنی جاتی ہے۔

☆ کسی ملک کو دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے تو مسلمان ملک ہی ہوتا ہے۔ آج تک کوئی غیر مسلم ملک دہشت گرد قرار نہیں دیا گیا۔

☆ برطانیہ سلمان رشدی، تسنیمہ، رحمت مسیح اور قادیانیوں کی سرپرستی کر کے مسلمانوں کے زخموں پر مسلسل نمک پاشی کر رہا ہے۔

☆ حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کو بگاڑ کر پیش کرنے کیلئے سینکڑوں ادارے کروڑوں پاؤنڈ خرچ کر رہے ہیں۔

عزیزان محترم! آپ دیارِ غیر میں بیٹھے ہیں دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے دین اور عزت و آبرو کا حافظ ہو۔ اسلام کے ترجمان بنیں، خدمت کریں، متحد ہوں اور صوفیاء کا انداز تبلیغ اپنائیں۔ میں عمر میں آپ سے بڑا ہوں، پاکستان سے آیا ہوں مجھے چاہئے تھا کہ وطن سے آپ کیلئے تحفہ لاتا وہ تحفہ لے آیا ہوں اور آپ کو دیئے جا رہا ہوں۔ اس کی حفاظت کرنا۔ جب برطانیہ میں تعلیمات فرید کا فروغ ہوگا۔ تو میری روح کو سکون ملے گا بزم فرید کے قیام کا مقصد نیکی یاد ہے کہ جسم نے تو آخر فنا ہونا ہی ہے۔

غرض نقشے ست کز ما یاد ماند ۔۔۔ کہ ہستی را نمی بینم بقائے

چشتیہ سلسلہ اور اس کی پذیرائی

اس مقدس سلسلہ کی داغ بیل تو حضرت شیخ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ نے خراسان کے ایک مشہور شہر چشت میں ڈالی، وہاں کچھ بزرگان دین نے روحانی اصلاح و تربیت کا ایک بہت بڑا مرکز قائم کیا جسے بڑی شہرت حاصل ہوئی اور وہ نظام اصلاح و تربیت اس مقام کی نسبت سے چشتیہ سلسلہ کہلانے لگا۔ اس سلسلہ کو ہندوستان میں فروغ دینے

والوں میں خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔آپ پرتھوی راج کے عہد میں ہندوستان تشریف لائے اور اجمیر شریف کو تبلیغی روحانی مرکز قرار دے کر کام شروع کر دیا۔سیر الاولیاء میں حضرت خواجہ علیہ الرحمہ کو نائب رسول اللہ ﷺ فی الہند کے لفظوں سے یاد کیا گیا ہے۔

حضرت شیخ محمد عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب اخبار الاخیار شریف میں اجمیر شریف کی مذہبی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ایک ایسے زبردست سیاسی اور مذہبی مرکز میں قیام کا فیصلہ نہ صرف حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمہ کے عزائم کی ترجمانی کرتا ہے بلکہ آپ کی غیر معمولی خود اعتمادی کا بھی آئینہ دار ہے۔اجمیر شریف کے علاوہ حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمہ بدایوان، قنوج اور ناگو میں بھی اصلاحی مراکز قائم کئے ۔حضرت خواجہ علیہ الرحمہ نے اہل اجمیر کو انتہائی بھیانک ماحول میں اسلام کا نظریہ توحید عملی حیثیت سے پیش کیا اور بتایا کہ یہ صرف تخیلی چیز نہیں ہے۔بلکہ زندگی کا ایک اصول ہے جس کو تسلیم کرنے کے بعد ذات پات چھوت چھات کی تفریق بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔صاحب سیر الاولیاء نے لکھا ہے۔بوصول قدم مبارک آفتاب اہل یقین کہ بحقیقت معین الدین بود ظلمت ایں دیار بنور اسلام روشن و منور گشت، اہل یقین کے آفتاب حضرت خواجہ معین الدین علیہ الرحمہ کے قدوم میمنت لزوم سے اس علاقہ کا اندھیرا نور اسلام سے جگمگا اٹھا۔ہندوستان میں مشائخ چشت کی دینی روحانی خدمات معلوم کرنے کیلئے ہندوستان کے مختلف صوبوں کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔جب دہلی سلطنت کا مرکزی نظام تباہ ہوا تو بنگال، دکن، مالوہ، جونپور اور گجرات میں خود مختار سلطنتیں قائم ہو گئیں۔ان آزاد صوبائی حکومتوں کے کارناموں سے تاریخ کا ہر طالب علم واقف ہے لیکن یہ حقیقت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ ان حکومتوں کے وجود میں آنے سے قبل سلسلہ عالیہ چشتیہ کے مشائخ عظام نے ان علاقوں میں ایک زبر

دست تمدنی انقلاب برپا کرایا تھا۔اگر اولیاء کرام ان علاقوں میں بس کر مختلف تمدنی عناصر کو ہم آہنگ نہ کرتے تو شاید یہ حکومتیں کبھی وجود میں نہ آسکتیں۔ان آزاد حکومتوں کے پیچھے ایک زبردست معاشرہ نظر آتا ہے۔ یہ معاشرہ کس طرح وجود میں آیا؟ اگر تاریخ کے اشاروں پر غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ سماجی نظام اصلاحی روحانی پروگرام مشائخ چشت کی کوششوں کا مرہون منت تھا۔ان نفوس قدسیہ کے کارناموں کا سب سے اہم پہلو نظام اصلاح وتربیت سے وابستہ ہے۔انہوں نے سماج کے فاسد عناصر کی اصلاح اور انسانیت کی اخلاقی سطح بلند کرنے کیلئے جو مؤثر طریقہ اختیار کیا۔تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔دور حاضرہ کو علوم عقلیہ اور سائنس کی ترقیات پر بڑا ناز ہے۔اور یہ ناز بڑی حد تک صحیح ہے۔انسان نے ایک طرف اگر قوائے فطرت کی تسخیر میں حیرت انگیز کامیابیاں حاصل کی ہیں تو دوسری جانب فطرت انسانی کے بہت سے اسرار کو بھی بے نقاب کر دیا ہے۔لیکن ان ترقیات کے باوجود عصر حاضر کے ماہرین نفسیات انسانی دل ودماغ کے ان گوشوں تک پہنچنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ جہاں یہ مشائخ کرام اشاروں ہی اشاروں میں انقلاب پیدا کر دیتے تھے۔تلاش ہو تو غور سے سنیئے آج بھی ان کی مقدس روحیں یہ کہتی ہوئی سنائی دیں گی۔

عصر حاضر را خروز نجیر پاست　　　　جاں بے تابے کہ من دارم کجا است

ان کی نفسیاتی بصیرت کا چشمہ ایمان وعمل کی قوت سے ابلتا تھا۔ان کی نگاہ میں ایسی تاثیر پیدا کر دیتا تھا کہ جس کی طرس دیکھ لینے سے اس کی زندگی میں معصیت کے سوتے خشک ہو جاتے اور عشق ومعرفت،ذوق وانس خدا خوفی کے چشمے دنیا کو سیراب کرنے لگ جاتے،چشم عشق ومعرفت آج بھی انہیں فضاؤں کا مشاہدہ کر رہی ہے۔

سطح ارضی پر ہیں کچھ نقش پاان راہ نوردوں کے
ادب سے چومتے جن کو ہیں دشت وکوہسار اب تک
کوئی تھا گنج بخش ان میں کوئی گنج شکران میں
خزانے معرفت کے ہیں نہاں زیر زمیں اب تک

مشائخ چشت کی اصلاحی جدوجہد کا آغاز دینی تربیت سے تھا ارکان اسلام کی پابندی پر خاص زور دیتے تھے۔ان کا عقیدہ راسخ تھا کہ ارکان اسلام کی پابندی کے بغیر کوئی روحانی ترقی ممکن نہیں۔راہ سلوک کی پہلی منزل یہی ہے۔جو بھٹک گیا وہ قعر مذلت می گر گیا۔

دہلی میں سلسلہ چشتیہ

دہلی میں سلسلہ عالیہ کا مرکز حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمہ کی کوششوں سے قائم ہوا، آپ نے سلطان شمس الدین التمش کے دور میں دہلی آ کر ارشاد وتلقین کا سلسلہ جاری فرمایا۔حضرت خواجہ کا دہلی میں قیام فرمالینا، سلسلہ مقدسہ کے حق میں بہت مفید ثابت ہوا اور دہلی ہندوستان کا قلب وجگر بن گئی۔حضرت قطب الدین علیہ الرحمہ نے دارالسلطنت کے مہلک اثرات سے اپنا دامن بچالیا۔لیکن ساتھ ہی ساتھ یہاں کے حالات سے پورا فائدہ اٹھایا۔اور تصوف کے خیالات ہر طبقہ کے کانوں تک پہنچائے۔حضرت خواجہ قطب الدین علیہ الرحمہ کے نو ۹ خلفاء میں سے سلسلہ کی نشر واشاعت کا کام صرف حضرت بابا فرید الدین علیہ الرحمہ اور حضرت شیخ بدرالدین غزنوی علیہ الرحمہ نے انجام دیا۔

بنگال میں سلسلہ چشتیہ

صوبہ بنگال میں سلسلہ عالیہ کی نشر واشاعت اور اسلامی تہذیب وتمدن کی ترویج و تبلیغ حضرت اخی سراج علیہ الرحمہ اور ان کے مریدان کے ذریعہ ہوئی آپ کے

خلفاء میں شیخ علاؤالحق بنگالی علیہ الرحمہ تھے۔ جوایک متمول گھرانے میں پیدا ہوئے اور حضرت اخی سراج علیہ الرحمہ کی صحبت ومجلس سے متاثر ہو کر فقر کی زندگی اختیار کی اور سلسلہ عالیہ چشتیہ کی یہاں بے بہا خدمات انجام دیں۔

دکن میں سلسلہ چشتیہ

یہ صوبہ علاؤالدین بہمن شاہ کی کوششوں سے وجود میں آیا اس کی بنیاد پڑنے سے ۲۰ سال قبل سلطان محمد تغلق نے دہلی سے علماء ومشائخ کا وفد بغرض تبلیغ اسلام ان علاقوں میں بھیجا تھا۔ ان مشائخ میں کثیر تعداد مشائخ چشت کی تھی۔ پہلے چشتی بزرگ جنہوں نے سرزمین دکن پر قدم رکھا اور اس سلسلہ مقدسہ کو فروغ دیا۔ وہ شیخ برہان الدین غریب علیہ الرحمہ ہیں شیخ برہان الدین کے ملفوظات حماد بن عماد کاشانی نے "احسن الاقوال" کے نام سے جمع کئے ہیں۔

گجرات میں سلسلہ چشتیہ

صوبہ گجرات میں سلسلہ چشتیہ کا مرکزی نظام حضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمہ سے قائم ہوا۔ اور پھر آپ کے دو مرید حضرت شیخ محمود اور حضرت شیخ حامد الدین احمد نے انجام دیا۔ پھر مکمل طور پر تعارف کرانے میں حضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمہ کے خلفاء شیخ سید حسین علیہ الرحمہ، شیخ حسام الدین ملتانی علیہ الرحمہ اور شاہ بارک اللہ علیہ الرحمہ کے اسماء گرامی خصوصا قابل ذکر ہیں۔ پھر سلسلہ کی باقاعدہ تنظیم کا کام علامہ کمال الدین، شیخ یعقوب، شیخ کبیر الدین ناگوری اور سید کمال دین قزوینی علیہم الرحمہ نے انجام دیا۔

مالوہ میں سلسلہ چشتیہ

مالوہ اور اس کے گردونواح میں چشتیہ سلسلہ کی اشاعت حضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمہ کے خلفاء حضرت شیخ وجیہہ الدین یوسف، حضرت شیخ کمال اور حضرت مولانا مغیث الدین علیہم الرحمہ نے کی۔ ان تینوں بزرگوں نے مالوہ میں سلسلہ عالیہ کو بام عروج

تک پہنچایا اور بعد میں بہت سے مشائخ چشت نے حصہ لیا۔

پنجاب میں سلسلہ چشتیہ

صوبہ پنجاب میں اس سلسلہ کو پروان چڑھانے میں اولاً زہد الانبیاء حضرت خواجہ بابا فرید الدین علیہ الرحمہ نے نمایاں خدمات انجام دیں۔ پنجاب تک ہی نہیں بلکہ شمالی ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک حضرت بابا صاحب علیہ الرحمہ کی خدمات کی دھوم مچ گئی۔ حقیقت یہ ہے حضرت بابا صاحب علیہ الرحمہ نے اپنی روحانی عظمت کردار کی بلندی اور مخلوق کی دردمندی سے سلسلے کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ آپ کے زمانہ میں سلسلہ کے اثرات کا دائرہ وسیع ہو گیا اور سلسلہ کے نظام اصلاح و تربیت نے ایک مستقل شکل اختیار کر لی۔ مریدین کا ایک ایسا طبقہ تیار ہو گیا جس نے اپنے شیخ کے سلسلے کو گوشہ گوشہ تک پہنچایا۔ اٹھارویں صدی میں جب مسلمانان ہند کا سیاسی نظام نہایت تیزی سے زوال پذیر ہو رہا تھا۔ اور ہر طرف اخلاقی ابتری پھیلی ہوئی تھی، سلسلہ چشتیہ کا دور جدید و احیاء شروع ہوا اور اس دور کا سہرا حضرت شاہ کلیم اللہ دہلوی کے سر ہے۔ تقریباً دو سو سال سے چشتیہ سلسلہ کے مرکزی نظام پر جمود کا سا عالم طاری تھا اور روحانی اصلاح کا پروگرام سست پڑ گیا تھا۔ تو شاہ کلیم اللہ علیہ الرحمہ نے اپنی روحانی پر خلوص جدوجہد سے سلسلہ میں زندگی کی نئی لہر دوڑا دی اور اصلاح و تربیت کا ایسا نظام قائم فرمایا کہ حضور خواجہ معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ کے زریں دور کا۔۔۔ نقشہ پھر آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ حضرت شاہ کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ خود دہلی میں رہتے تھے۔ مگر ان کا اصلاحی تبلیغی ہاتھ دکن تک کام کرتا تھا۔ وہ اپنے مریدین کی زندگی کے ہر گوشہ پر نگاہ رکھتے تھے۔ آپ کے خلیفہ شاہ نظام الدین اورنگ آبادی علیہ الرحمہ سلسلہ مقدسہ کے مزید فروغ کا سبب بنے۔ حضرت شاہ فخر الدین علیہ الرحمہ، حضرت شاہ محبّ اللہ علیہ الرحمہ اور شاہ فخر الدین علیہ الرحمہ چاچڑاں شریف، سیال شریف، گولڑہ شریف، بسی شریف، احمد پور اور ملتان تک فیوضات پھیلے۔

مختصر تعارف

جامعہ فریدیہ ساہیوال

قیام : شیخ الاسلام والمسلمین حضرت سیدنا فریدالدین مسعود گنج شکر علیہ الرحمہ کی نسبت ۴؍ستمبر ۱۹۶۳ء کو یہ جامعہ معرض وجود میں آیا۔ آغاز سنہری مسجد گول چوک ساہیوال شریف کے ایک چھوٹے سے کمرے سے ہوا مگر اب بحمدہٖ تعالیٰ یہ جامعہ اپنے دیگر شعبہ جات کے ہمراہ (اندرون و بیرون ملک) ۸۰ کنال سے زائد اراضی پر محیط ہے۔

اساتذہ و ملازمین : جامعہ کے دونوں حصوں (طلباء و طالبات) کے اساتذہ و ملازمین کی تعداد 86 ہے۔ اساتذہ کی اکثریت درس نظامی، فاضل عربی، فاضل فارسی، میٹرک، ایف اے اور تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کی مستند ہے

طلباء و طالبات : جامعہ میں اس وقت تقریباً 2000 طلباء و طالبات قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہیں جن میں سے تقریباً 1900 طلباء و طالبات جامعہ کے ہوسٹل میں رہائش پذیر ہیں ان کے قیام و طعام اور علاج، معالجے کی کفالت جامعہ کے ذمہ ہی ہے۔

ھاسٹل : جامعہ کی 130 زائد کمروں، ایک ریاض الفرید اور بہترین گراسی پلاٹس پر مشتمل عمارت دارالاقامہ (ہاسٹل) کہلاتی ہے اس عمارت کے ابتدائی بلاک کا افتتاح ۳۱ مئی ۱۹۶۴ء کو اس دور کے وزیر تعلیم میاں محمد یٰسین وٹو نے کیا تھا۔

دار التدریس: جامعہ کے ہاسٹل کے سامنے انتہائی خوبصورت 55 ہال کمروں، آٹھ برآمدوں، ایک مسجد اولیاء، مزار مبارک و گراسی پلاٹس پر مشتمل عمارت

دارالتدریس کہلاتی ہے۔ دارلتدریس میں داخل ہونے والا انسان' ماشا اللہ اور سبحان اللہ کے کلمات ورد زبان لائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وللہ الحمد۔

بنات الاسلام: جامعہ کو جاتے ہوئے بائیں جانب شیخ الجامعہ کی رہائش کے متصل طالبات کے شعبہ کی عمارت تعمیر کی گئی ہے اس شعبہ میں طالبات کی رہائش اور تعلیم و تربیت کے لیے 60 کمرے ہیں۔ اس شعبہ میں 1000 سے زائد مسافر طالبات زیر تعلیم ہیں جنہیں حفظ القرآن، تفسیر القرآن، فاضلات، دورۃ الحدیث، تجوید و قرات' فاضل عربی اور تنظیم المدارس کے نصاب کے ساتھ ساتھ میٹرک، ایف اے، بی اے اور کمپیوٹر کی تعلیم بھی مفت دی جاتی ہے۔

کمپیوٹر سنٹر: جامعہ فریدیہ کا یہ شعبہ عصری علوم کے ساتھ دین کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ جس میں جامعہ میں زیر تعلیم طلباء کو جدید تقاضوں کے مطابق کمپیوٹر کورسز کے ساتھ ساتھ ویب ڈیزائینگ، انٹرنیٹ سرچنگ کی مکمل ٹریننگ دی جاتی ہے۔ نیز جامعہ کی ویب سائٹ بھی موجود ہے، جس سے جامعہ سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (www.jamiafaridia.org.pk)

یہ ویب سائٹ سید السالکین فرید العصر قبلہ پیر ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب مدظلہ و سوطی زماں پیر طریقت علامہ ڈاکٹر مفتی پیر محمد مظہر فرید شاہ صاحب مدظلہ کی تقاریر و کتب نشر کر کے جدید تقاضوں کے مطابق دین کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

ٹیلی فون ایکسچینج: جامعہ کے اندر اساتذہ طلباء کی سہولت کیلئے ٹیلیفون کا اہتمام بھی کیا گیا ہے اور تمام کلاسز کے اندر فون سیٹ موجود ہیں۔ جن کا کنٹرول ایکسچینج میں ہوتا ہے۔ اس طرح سے اساتذہ و طلباء آنے والی کالز (Calls) اپنی

کلاس میں ہی سن سکتے ہیں جس سے وقت کی بچت ہوتی اور زیادہ سے زیادہ وقت پڑھائی پر صرف ہوتا ہے۔

ماھنامہ انوار الفرید : یہ جامعہ کا ایک بہترین مذہبی مجلّہ ہے جو 34 سال سے شیخ الحدیث و شیخ الجامعہ کی زیر پرستی دین و مسلک کی خدمات انجام دے رہا ہے جس میں جناب ارشاد احمد فریدی، مدیر منتظم کے طور پر خدمات بطریق احسن انجام دے رہے ہیں۔اس مجلّہ کا نظام تجارتی بنیادوں پر نہیں بلکہ تبلیغی ہے جسے دین کا فریضہ سمجھ کر انجام دیا جارہا ہے۔یہ مجلّہ اندرون و بیرون ملک کثیر تعداد میں پڑھا جاتا ہے۔

فریدیہ دار الشفاء: جامعہ کے طلباء وطالبات کے فوری علاج کے لیے جامعہ میں دارالشفاء قائم کیا ہوا ہے۔جسمیں ماہر ڈاکٹر صاحبان خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

سالانہ اخراجات: جامعہ کے سالانہ اخراجات تقریباً **تین کروڑ** روپے ہیں جو کہ آپ سے مالی تعاون کا تقاضا کرتے ہیں۔

جامعہ فریدیہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد

جامعہ کا سالانہ جلسہ دستار فضیلت و تقسیم اسناد اور شیخ الاسلام حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر، حضرت خواجہ میاں علی محمد خان چشتی نظامی اور مخدوم المشائخ حضرت پیر شاہ چراغ چشتی، علامہ پیر اطہر فرید شاہ رحمتہ اللہ علیہم کا دو روزہ سالانہ عرس مبارک ہر سال ۱۱،۱۲ شعبان کو ہوتا ہے اور ۱۲ ر شعبان کو **اجتماعی دعا** کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا ہے۔جس میں لاکھوں افراد شریک ہو کر اپنے گناہوں کی معافی ،مشکلات کے حل، ملک پاکستان کی بہتری کیلئے دعا میں شامل ہوتے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم